السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں بعض حاجیوں کو دیکھا ہے کہ وہ رات کی نماز پڑھنے کے بعد چت لیٹ کر گہری نیند سوگئے اور پھر نوقت صبح جب بیدار ہوئے تو بلا تجدید وضوء صبح کی نماز پڑھ لی اس نماز کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر صورت حال اسی طرح جیسے آپ نے ذکر کی ہے تو نماز پڑھ کرچت لیٹ کر گہری نیند سونے والے کا علماء کے صحیح قول کے مطابق وضوء ٹوٹ گیا لہذا اس نیند کے بعد بلا وضوء پڑھی ہوئی اس کی نماز باطل ہوگی کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(العین وکاء السہ فمن نام فلیتوضا) (سنن ابن ماجہ)

''آنکھ شرم گاہ کا تسمہ ہے لہذا جو شخص سو جائے تو وہ وضوء کرے ۔''

اور حضرت انس کی جو روایت ہے کہ :

(کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء الاخرة حتی تخفق روسھم ثم یصلون ولا یتوضئوون) (سنن ابی داود)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشاء کی نماز کا انتظار کرتے حتی کہ ان کے سر جھکنے لگتے پھر وہ نماز پڑھتے اور وضوء نہ کرتے ۔" تو یہ حدیث ہلکی اور معمولی نیند (اونگھ) محمول ہے جس سے وضوء نہیں ٹوٹتا اور اسی سے دونوں حدیثوں میں تطبیق ممکن ہوگی اور پھر حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اس حدیث کے عموم کا بھی یہی تقاضا ہے کہ :

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا کنا فی سفر الا ننزع خفافنا ثلاثة ایام ولیالیھن الا من جنابة ولیکن من غائط وبول ونوم) (سنن نسائی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ ہم بول وبراز اور نیند کی وجہ سے تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزوں کو نہ اتاریں مگر حالت جنابت میں انہیں اتارنا ہوگا ۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

## ج1ص282

محدث فتویٰ